اظہارِ عقیدت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ

د اہل سنت
لامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور- کراچی ٥ پاکستان

اظہارِ عقیدت

قائدِ اہلِ سنت

علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	اظہار عقیدت
مصنف	قائد اہلسنت علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
ترتیب و تقدیم	ڈاکٹر غلام زرقانی
تاریخ اشاعت	دسمبر 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	MT25
قیمت	-/81 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

میں ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، پاکستان کو جملہ حقوق برائے اشاعت ''اظہار عقیدت'' تفویض کرتا ہوں اس کے علاوہ پاکستان میں کسی ادارہ یا پبلشرز کو یہ کتاب چھاپنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ (ڈاکٹر غلام زرقانی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ

ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی آلہ

وصحبہ اجمعین

اظہار عقیدت

Marfat.com

شرفِ انتساب

اپنے برادرِ گرامی

جناب مولانا فیض ربانی صاحب

کے نام

جن کی حوصلہ افزائیوں، شفقتوں اور عنایتوں سے میں کسی قابل ہوا

دعا جو

غلام زرقانی

Marfat.com

اظہارِ عقیدت

Marfat.com

مل گئی ہے سرِ بالیں جو قدم کی آہٹ
روح جاتی ہوئی شرما کے پلٹ آئی ہے

Marfat.com

مشمولات

پیشوائی..... ڈاکٹر غلام زرقانی کے قلم سے	1
پیش لفظ..... ڈاکٹر کرامت علی کرامت	5
علامہ کی نعتیہ شاعری..... ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی	25
ارشددین ملت..... حسان الھند بیکل اتساہی	40
نعت..... یانبی یاد تری دل سے مرے کیوں جائے	43
نعت..... بہرِ دیدارِ مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آجائے	45
نعت..... جس سے تم روٹھو وہ برگشتۂ دنیا ہو جائے	48
قطعہ..... مدینہ میں دل کا نشاں چھوڑ آئے	50
نعت..... زمیں تا چرخِ بریں فرشتے ہر اک نفس کو پکار آئے	51
نعت..... جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائے گا	53
ھدیۂ..... ہے جبینِ شوق کا بھی دنیا میں اک ٹھکانہ	56
قطعہ..... روز آئے مدینے سے بادِ صبا ہجر میں دل ہمارا بہلتا رہے	58

Marfat.com

صل علی محمد .... ماہِ مبین وخوش ادا صلِ علیٰ محمد	59
منقبت ...... ہو چشمِ عنایت شہِ جیلاں مرے لئے	60
قطعه ..... چراغِ طیبہ کی روشنی میں جو ایک شب بھی گزار آئے	62
منقبت ...... ہمیشہ جوش پہ بحرِ کرم ہے میرے خواجہ کا	63
قطعه ..... علامت عشق کی آخر کو ظاہر ہو کے رہتی ہے	66
نعت ...... ان کے روضے پہ بہاروں کی وہ زیبائی ہے	67
مدیح نبوی...... تم نقشِ تمنائے قلمدان رضا ہو	69
قطعه..... تیرے قدموں میں شجاعت نے قسم کھائی ہے	71
ساقی نامه ...... اپنے مستوں کی بھی کچھ تجھکو خبر ہے ساقی	72
قطعه ..... آبگینوں میں شہیدوں کا لہو بھرتے ہیں	74
منقبت ...... ہاتھ پکڑا ہے تو تا حشر نبھانا یا غوث	75
منقبت..... پیار سے تم کو فرشتوں نے جگایا ہوگا	78
قطعه ..... خون ہے یہ شہہِ لولاک کے شہزادوں کا	81
منقبت...... اس پہ کھل جائے ابھی تیغ علی کا جوہر	82
تاریخی شعر.... مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں	83
تاریخی شعر.... ان موتیوں کی تابشیں دنیا کو ہیں محیط	84
سهرا .... موسمِ گل ہے بہاروں کی نگہبانی ہے	85

Marfat.com

پیشوائی

اسے میری خوش بختی کہیے کہ قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے شعری نتائج فکر کی ترتیب کا شرف میرے حصے میں آیا۔اس امر سے کسے اختلاف ہوسکتا ہے کہ جان جاناں، مرکز عشق ومحبت اور سرور عاشقاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں گلہائے عقیدت ومحبت نچھاور کرنا زندگی کا عظیم الشان اعزاز ہے........ اور انہیں بکھرے ہوئے لعل وگہر کو بیش قیمت گلدستے کی شکل عطا کرنا بھی کسی طور کم نہیں ....کہ محبوب کی چوکھٹ سے وابستگی کے لمحات تو میسر آئے.........کیا عجب! بارگاہ ایزدی میں یہی چند لمحات میرے اعمال نامے کا پیش لفظ بن جائیں۔

Marfat.com

قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بلا شبہ فطری شاعر تھے، لیکن آپ نے کبھی یہ خواہش نہ کی کہ کسی مشاعرے میں کلام سنا کر داد و تحسین حاصل کی جائے ......اور نہ ہی اپنے مجموعۂ کلام کی اشاعت کا شوق ہی پیش نظر رہا۔ یہی وجہ ہے کہ زبان و بیان کی نزاکت، لطافت، اسلوب اور سحر بیانی پر کمال قدرت کے باوجود آپ نے کثرت سے کلام نہیں کہے......مگر یہ بھی ایک روشن و تابندہ حقیقت ہے کہ جتنا کہا ہے، خوب کہا ہے، بہت خوب کہا ہے۔

اجازت ہو تو ایک پوشیدہ راز سے پردہ اٹھاؤں! اس مجموعہ کی ترتیب کے دوران والد گرامی علیہ الرحمہ کی لائبریری میں ورق گردانی کرتے ہوئے مجھے ایک منقبت کا مسودہ ملا، جو آپ ہی کی مخصوص انداز تحریر میں لکھا ہوا تھا۔ اشعار پڑھتے ہوئے جب مقطع دیکھا تو کسی اور کا تخلص موجود تھا، جسے قلم زد کیا گیا تھا۔ اخیر میں پھر آپ کے تخلص کے ساتھ دوسرا مقطع بھی موجود تھا۔ اس انکشاف کے بعد مجھے بعض احباب کی ان باتوں پر یقین ہو گیا کہ والد گرامی علیہ الرحمہ کبھی کبھی دوسروں کے لیے ان کے تخلص کے ساتھ کلام لکھ دیا کرتے تھے۔

اس حقیقت کے بعد اب یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ والد گرامی علیہ الرحمہ نے یقیناً لکھا تو اور بھی ہوگا، یہ اور بات ہے کہ بعض اپنے تخلص کے ساتھ اور بعض دوسرں کے......... حقیقت جو بھی ہو لیکن یہ کہنا واقعی حقیقت ہے کہ نعت جس کے لیے کہی ہے، اس عظیم الشان ذات گرامی تک دل کی کیفیات کا اظہار ہو گیا، یہی سب سے بڑا اعزاز ہے کہ آخرت کا سودا عمل کی بنیاد پر ہوگا تخلص کی بنیاد پر نہیں۔

Marfat.com

پیش نگاہ مجموعہ میں بعض کلام تو اس قدر شہرت یافتہ ہیں کہ ہند و پاک سے شائع ہونے والے اکثر مجموعۂ انتخاب میں اسے شامل اشاعت کیا گیا ہے، لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو پہلی بار منظر عام پر آ رہے ہیں۔

اپنی بساط بھر کوششوں کے بعد آپ کا جس قدر کلام میسر آیا شامل اشاعت کر دیا ہے۔ اب احباب کی کرم پروری سے کسی نئے کلام تک رسائی ہوئی، تو اسے آئندہ ایڈیشن میں شکریہ کے ساتھ شامل کر دیا جائے گا۔

میں شکرگزار ہوں جناب ڈاکٹر کرامت علی کرامت کا، جنہوں نے اپنی عدیم الفرصت زندگی سے چند قیمتی لمحات نکال کر والد گرامی علیہ الرحمہ کے اس مجموعہ پر اپنے وقیع خیالات سے نوازا۔

اسی طرح محب اردو جناب ڈاکٹر شکیل مصباحی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں، جنہوں نے قائد اہل سنت علیہ الرحمہ کی شاعری کے حوالے سے لکھا ہوا اپنا مضمون اس مجموعہ کی زینت بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سراپا سپاس ہوں حسان الہند حضرت بیکل اتساہی، پروفیسر ڈاکٹر طلحہ رضوی برقؔ اور پروفیسر فاروق احمد صدیقی کا، جنہوں نے مختصر مگر جامع الفاظ میں قائد اہل سنت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں عقیدتوں کا خراج پیش کرنے کی سعادتیں حاصل کیں۔

شاعر خوش فکر جناب عبد المغنی جوہر بلیاوی کا شکریہ ادا نہ کرنا بڑی ناانصافی ہوگی کہ والد گرامی علیہ الرحمہ کے کئی کلام کا سراغ انہی کی وساطت سے لگا۔ اور شاعر خوش نوا جناب امان اللہ بلیاوی کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے والد گرامی علیہ الرحمہ کے قلم سے لکھا ہوا ایک نایاب قطعہ مجھے عطا فرمایا۔ سراپا سپاس ہوں اپنے دیرینہ کرم فرما

Marfat.com

شاعر خوش بیاں جناب حافظ ایاز محمود صاحب کا، جن کے تعاون سے بنارس کے منعقدہ طرحی مشاعرہ میں والد صاحب کی پڑھی ہوئی نعت تک میری رسائی ممکن ہوئی اور مولانا ابرار قیصر اورنگ آبادی کے لیے بھی شکر کے الفاظ دل سے نکل رہے ہیں کہ ان کی تحویل میں والد گرامی علیہ الرحمہ کی لکھی ہوئی مشہور منقبت کے مکمل اشعار محفوظ ملے۔

آخیر میں اپنے محبّ محترم علامہ قمر الحسن بستوی کا ممنون ہوں، جن کی علمی رفاقت نے کئی مرحلوں میں میری دستگیری کی۔

ندا یہ غیب سے آئی کہ صرف عشقِ رسول
میں سوچتا تھا کہ مقصودِ زندگی کیا ہے

جانشین قائد اہل سنت

ڈاکٹر غلام زرقانی

۵ رستمبر ۲۰۰۵ء شب معراج ۱۴۲۵ ہجری

ہیوسٹن امریکہ

Marfat.com

پیش لفظ

الحاج پروفیسر کرامت علی کرامتؔ

ایک زندہ دل، طریقت آشنا، حقیقت شناس، معرفت پسند اور شریعت نواز عالم دین کا دوسرا نام علامہ ارشد القادری تھا۔ درس و تدریس سے لے کر قومی و ملی خدمات نیز تحریر و تقریر و مناظرہ تک ان کی شخصیت کا ہر پہلو

ے کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جاست

کے مصداق انہیں بین الاقوامی سطح پر بلند پایہ اور بالغ نظر علمائے دین کی صف میں کھڑا کر دیتا ہے۔ موصوف کی ان تھک سعی جمیلہ کا ثمرہ مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور دراصل ایک ایسے بقعۂ تجلی کی شکل میں جلوہ فرما ہے، جو صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی رشد و ہدایت کا نور پھیلا رہا ہے۔ علامہ کا ایک الگ تھلگ فلسفۂ تعلیم

Marfat.com

بھی تھا جس کو وہ عملی جامہ پہنانے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اسلام واحد مذہب ہے جو دنیا اور دین دونوں میں ایک توازن برقرار رکھنے کا متقاضی ہے۔ یہی سبب ہے کہ انہوں نے مدرسہ فیض العلوم میں پالی ٹکنک (Polytechnic) اور کمپیوٹر (Computer) جیسے ہنر سکھانے کو بھی ضروری سمجھا تاکہ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء اقتصادی اعتبار سے خود کفیل بن سکیں۔ موصوف نے اپنے عرصۂ حیات میں تو اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیابی حاصل نہیں کی، لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کے لائق و فائق فرزندوں اور جانشینوں کی پر خلوص کوششوں سے ان کا مشن ایک نہ ایک روز کامیابی کی سرحدوں کو ضرور پار کر جائے گا۔

شہر آہن جمشید پور کا مسلم معاشرہ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مسلمانوں کے اختلاط سے ایک الگ تھلگ ثقافتی منظر نامہ رکھتا ہے۔ اردو شعر وادب کے لحاظ سے بھی اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے اعتبار سے بھی۔ چونکہ یہ شہر کلکتہ اور ممبئی جیسے بڑے شہروں کو جوڑنے والی ریلوے لائن پر واقع ہے، اس لیے یہاں شروع ہی سے بڑے بڑے شعراء تشریف لاتے رہے ہیں اور بڑے بڑے علمائے کرام بھی۔ خود اسی سرزمین سے بیسویں صدی کی دوسری اور تیسری دہائی میں مولانا ابو الفرح جیسے شعلہ بیاں مقرر ابھرے ہیں، جن کی تعریف میں نے اپنے والد مرحوم مولوی رحمت علی رحمتؔ سے سنی تھی۔ مولانا ابو الفرح بیک نفس سات آٹھ گھنٹے تقریر کر سکتے تھے۔ بہر کیف مولانا ابو الفرح اپنے زمانے کے اتنے مشہور مقرر ہونے کے باوجود اب خود جمشید پور میں ان کا نام لیوا شاید کوئی نہیں۔ اگر ان کی کوئی تحریر و تصنیف محفوظ ہوتی تو شاید ابھی تک لوگ ان کو یاد کرتے۔

Marfat.com

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ان کی معرکتہ الآرا تصنیف ''زلزلہ'' نیز ان کا بناء کردہ ''مدرسہ فیض العلوم'' ان کو زندہ جاوید رکھنے کے لیے کافی ہیں۔جس طرح خدا بخش صاحب ''خدا بخش لائبریری'' کے احاطے میں اور سر سید احمد خاں ''مسلم یونیورسٹی'' کے علاقے میں مدفون ہیں، اسی طرح علامہ ارشد القادری بھی مدرسہ فیض العلوم سے متصل اپنی پسند کے ایک علاقے میں آرام فرما ہیں۔جو شخص مدرسہ فیض العلوم کے قریب سے گزرے گا، علامہ پر فاتحہ پڑھے بغیر آگے بڑھ نہیں سکتا۔اب علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند مولانا ڈاکٹر غلام زرقانی صاحب ان کے بکھرے ہوئے نعتیہ کلام کو یکجا کر کے کتابی شکل میں پیش کرنے جا رہے ہیں۔امید ہے کہ ''زلزلہ'' اور ''مدرسہ فیض العلوم'' کے بعد یہ تیسری چیز ہو گی جو علامہ کو زندۂ جاوید بنائے رکھے گی۔ڈاکٹر غلام زرقانی صاحب اس لیے بھی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے والد مرحوم کے بکھرے ہوئے کلام کو چھان پھٹک کر کے تدوین کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی سعادت مندگی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔علامہ ارشد القادری کے اس صاف ستھرے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار کلام کو جو بھی قاری بہ طور عقیدت پڑھے گا، اس عمل کا ثواب براہ راست علامہ ارشد القادری صاحب کو پہنچتا رہے گا۔اس طرح ڈاکٹر غلام زرقانی صاحب نے یہ کتاب مرتب کر کے مرحوم و مغفور کے لیے حسنات جاریہ کا سامان مہیا کیا ہے۔اس لیے بھی موصوف کی یہ سعی جمیل لائق تحسین و ستائش ہے۔

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی شخصیت کا ایک اور پہلو بھی ہے جو میری نظر میں نہایت قابل قدر ہے اور جس کا ذکر اب ضبط تحریر میں نہ لایا گیا تو شاید آئندہ نسل

Marfat.com

اس پہلو سے واقف ہی نہ؛ وہ ہے ان کے مصلح قوم وملت یعنی رفارمر (Reformer) ہونے کا پہلو۔ وہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے اس مسلک سے سختی کے ساتھ کاربند تھے کہ مسلم معاشرے کا کوئی بھی طریقہ کسی غیر مسلم معاشرے کے کسی بھی طرح عمل سے مشابہ نہ ہو۔ اس سلسلے میں میں اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کررہا ہوں۔ مجھے زندگی میں صرف ایک بار علامہ کو دیکھنے اور ان کی تقریر سننے کا موقع ملا۔ یہ آج سے تقریباً تیس سال پہلے کی بات ہے۔ دھتکیڈیہ کے قبرستان سے باہر ''شب برأت'' کے موقع پر ان کی تقریر تھی۔ اس زمانے میں شب برأت کے موقع پر سارے جمشید پور میں جشن چراغاں ہوا کرتا تھا اور آتش بازی کے ساتھ شب برأت منائی جاتی تھی۔ اس تقریر میں علامہ نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ غیر شرعی عمل اسلام میں حرام ہے اور شب برأت کو تسبیح وتمجید وتحلیل سے شب بیداری ہی میں گزارنا چاہئے۔ موصوف نے عورتوں کو بھی قبرستان کے اندر جانے سے سخت ممانعت کی۔ بعد میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ علامہ ہی کی تقریر کا نتیجہ تھا کہ شب برأت کے موقع پر اب جمشید پور میں آتش بازی نہیں ہوتی اور عورتیں بھی قبرستان کے اندر نہیں جاتیں۔ ظاہر ہے کہ وقتاً فوقتاً مختلف واعظ حضرات انہیں باتوں کو دہراتے رہے ہیں، لیکن صرف ان واعظوں کی نصیحتوں کا عوام پر اثر پڑتا ہے جن کی باتوں میں خلوص ہو، جن کے قول وفعل میں تطابق ہو اور جو محض گفتار کا غازی نہ ہو، جیسا کہ ڈاکٹر اقبال نے کہا ہے:

اقبالؔ بڑا اپدیشک ہے، من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

اس اعتبار سے ہم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے کردار کا بہ نظر غائر مطالعہ

Marfat.com

کرتے ہیں تو موصوف ایک مصلح قوم وملت کی شکل میں ہمارے سامنے ابھرتے ہیں۔

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نعت گو ضرور تھے، لیکن انہیں ایک شاعر کہا جائے تو شاید ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی، کیونکہ خود قرآن نے ان الفاظ میں شاعروں کی مذمت کی ہے:

﴿ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ ﴾

اس آیت سے تو صاف طور پر شعر گوئی کا عدم جواز نکلتا ہے۔ قرآن میں غالباً شعراء کی مذمت اس لیے کی گئی ہے کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور اپنے کلام میں عموماً غلو سے کام لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں کفار مکہ قرآن کی فصاحت وبلاغت سے دنگ ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر قرار دیتے تھے۔ مذکورہ آیت سے کفار مکہ کے اس الزام کی نفی ہوتی ہے۔ جو لوگ شعر گوئی کی حمایت کرتے ہیں وہ بخاری ومسلم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا حوالہ دیتے ہیں کہ سرور کائنات نے فرمایا" ان من الشعر حكمة " (یعنی بعض شعر حکمت ہے)۔ لہٰذا سب شعر برے نہیں ہوتے بلکہ ان میں فائدے کے بھی شعر ہوتے ہیں۔ شعر گوئی کی حمایت میں کہا جاتا ہے:

در شرفِ شعر رسولِ خدا　　گفت بسے قول بمدح وثنا
شعر کہ اصحابِ نبی گفتہ اند　　چوں دروياقوت وگہر سفتہ اند
شعر علی گفت حسین وحسن　　گفت انس گفت اویس قرن
شعر کہ حسانِ عرب گفتہ است　　سیدِ کونین پذیرفتہ است
منع ز اشعار نہ کردش نبی　　نہی ازاں کار نہ کردش نبی
بلکہ بر و کرد ہزار آفریں　　سیدِ کونین رسولِ امیں

Marfat.com

صحابۂ کرام میں سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ بہت بڑے نعت گو شاعر گزرے ہیں ،جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت عزیز رکھا کرتے تھے۔ بخاری ، ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک ممبر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص رکھتے تھے، جس پر کھڑے ہوکر وہ اشعار پڑھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ اللہ حسان کی تائید جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعراء کو فرمایا تھا کہ تم کفار قریش کی ہجو کرو، کیونکہ وہ ان پر تیر برسانے سے سخت تر ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حسان نے کفار کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی اور خود بھی شفا پائی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

" قالت عائشه رضی الله عنها كان اصحاب رسول الله علیه وسلم يتناشدون عنده الا شعار وهو يتبسم "

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامنے اشعار پڑھتے اور آپ مسکراتے رہتے۔)

دار قطنی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے اور شافعی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر کی نسبت فرمایا۔

" هوكلام فحسنه حسن وقبيحه قبيح "

Marfat.com

(یعنی وہ کلام کہ اچھا اس میں سے اچھا ہے اور برا اس میں برا ہے)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ شاعری کا ایک حصہ قابل تعریف ہے اور ایک حصہ قابل مذمت۔

نجم الدین رام پوری نے اپنی کتاب ''بحر الفصاحت'' میں امام غزالی کی تصنیف ''احیاء العلوم'' کی منطقی بحث کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ''شعر کہنا جائز بلکہ مسنون ہے مگر خلاف شرع اور واہیات مضامین باندھنا بالکل منع ہے اور قطعاً ناجائز ہے''۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کا شعر کہنا جائز یا مسنون ہے؟ اور کس قسم کا شعر کہنا ناجائز ہے؟........ظاہر ہے کہ وہ قصیدہ جو عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف میں لکھا گیا ہو یا اس کا تشبیب جو آگے چل کر ''بازناں گفتن'' کی شرط کو پورا کر کے ''صنف غزل'' کی شکل میں نمودار ہوا ہو، وہ شاعری جس پر ہم جنسی اور امرد پرستی کے غلبے کا شائبہ ہو، یا پھر وہ کلام جو سراسر رومانویت پر مبنی ہو......ان تخلیقات کو شرعاً ناجائز ہی قرار دیا جائے گا۔ صحابۂ کرام کی وہ تخلیقات جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور جن کی مثالیں ہمارے سامنے اس وقت موجود ہیں، وہ صرف اللہ یا اس کے رسول کی تعریف یا اسلامی احکام کی ترغیب پر مبنی ہیں۔ نعت و حمد سے ہٹ کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی جو شاعری ہوا کرتی تھی، وہ مقصدیت پر مبنی شاعری ہوا کرتی تھی۔ اس شاعری کا مقصد یہ تھا کہ اسلام کا پرچم بلند ہو، اخلاقیات کو فروغ حاصل ہو اور تمام انسانیت کی فلاح و بہبود ہو۔ بہ الفاظ دیگر اسلام اسی قسم کی شاعری کو روا رکھتا ہے جو اپنے اندر اعلیٰ نصب العین رکھتا ہو اور اعلیٰ انسانی اقدار سے وابستہ ہو۔ ورنہ فحاشی، ذہنی عیاشی، تلذذ پرستی پر مبنی یا اپنی ذات میں ڈوب کر اور عملی زندگی سے آنکھیں موند کر تخلیق کی

Marfat.com

جانے والی داخلی شاعری کا اسلام میں کوئی مقام نہیں۔ اس طرح کے شعر کہنے والوں پر "والشعرآء یتبعهم الغاون" کی آیت اب بھی صادق آتی ہے۔ بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں ایسے بھٹکے ہوئے شاعروں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اعلیٰ نصب العین یا اعلیٰ انسانی اقدار کے حامل شاعروں کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے میری رائے میں ترقی پسندی، جدیدیت اور مابعد جدیدیت پر مبنی شاعری کا جواز اسلامی لٹریچر میں کہیں نہیں ملتا۔

کہنے کی غرض یہ ہے کہ علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ ان معنوں میں "شاعر" نہیں تھے، جن معنوں میں اس لفظ کو جاہلیت کے دور سے لے کر مابعد جدیدیت کی روشن خیالی کے دور تک کہا جاتا رہا ہے۔ علامہ موصوف صرف "ناعت" یعنی (نعت گو) تھے اور بس۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں کہے جانے والے کلام کو "نعت" اور اس نعت کے کہنے والے کو "ناعت" کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے سب سے بڑا ناعت خود باری تعالیٰ ہے، جس نے قرآن حکیم میں "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی و برتری کا حق ادا کردیا۔ اب اس کے آگے آپ کی عظمت بیان کرنے کے لیے کوئی انسان الفاظ کہاں سے لائے گا؟ سوائے اس کے کہ وہ بہ طور "اقرار باللسان و اقرار بالقلب" یہ کہے۔

؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے اوائل میں اردو ادب میں نعت گوئی کو جو فروغ حاصل ہوا، جس کثرت سے نعتیہ مجموعے شائع ہو رہے ہیں اور فنِ نعت گوئی کو جس طرح درجہ اعتبار ملا ہے، اس کا سہرا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کے سر بندھتا ہے۔ موصوف نے حب رسول سے مملو جس قسم کے نعتیہ اشعار کہے، اس نے جدید ترین نعت گوئی کے لیے راہ ہموار کردی۔ علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے اپنی ذہنی اور جذباتی وابستگی کا اظہار اس شعر کے ذریعہ کیا ہے:

کرم کی ، رحم کی ، امداد کی ہے آس ارشدؔ کو
خدا سے، مصطفیٰ سے، غوث سے ، احمد رضا خاں سے

تصوف کے خانقاہی سلسلے میں ''وسیلے'' کی بڑی اہمیت ہے۔ جس طرح چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے، اسی طرح عرفان الٰہی کی تجلی بھی سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی جاتی ہے۔ آپ اس سلسلے کی کسی بھی کڑی کو پکڑ لیجیے، یہ آپ کو اصل منبع عرفان و آگہی تک پہنچادے گی۔ یہیں سے ہماری شاعری میں نعت کے پہلو بہ پہلو منقبت کی اہمیت مسلم ہوتی ہے۔ لہٰذا علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے غوث پاک ، خواجہ غریب نواز اور حضرت مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہم پر بھی نہایت کامیاب منقبتیں کہی ہیں۔

صنف نعت گوئی (خصوصاً اردو کی نعت گوئی) اپنے دامن میں موضوعات کی بے پناہ رنگارنگی نیز وسعت و پہنائی رکھتی ہے۔ کہیں سرکار دو عالم کی سیرت پاک کا ذکر ہوتا ہے تو کہیں ان کے جمال حسنیٰ کا...... کہیں ان کے معجزوں کا ذکر ہوتا ہے تو کہیں ان کی حیات مبارکہ کے مختلف واقعات کو تلمیحات کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے...... کہیں آپ کو خوابوں میں دیکھنے کی تمنا کی جاتی ہے تو کہیں قبر و حشر میں دیدار کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے...... کہیں سیدھے سادے الفاظ میں جذبۂ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کیا جاتا ہے تو کہیں تشبیہات و استعارات کی مدد سے ''حدیث خلوتیاں'' بیان

Marfat.com

ہوتی ہے ....، لیکن علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی لکھی نعتوں کا مطالعہ کرنے پر نعت گوئی کے اتنے سارے پہلو ہمارے سامنے نہیں آتے۔ ان کے یہاں صرف ایک تڑپ، ایک کسک کا احساس ہوتا ہے جو ایک سچے عاشق کے دل میں دوری ومجبوری کی وجہ سے معرض وجود میں آتی ہے۔ ذیل کے اشعار میں جو اضطراری کیفیت، حزنیہ لَے اور کربِ اظہارِ تمنا موج زن ہے، اس سے کون انکار کرسکتا ہے؟

بہرِ دیدار مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

چاہنے والے ہی دنیا میں رہیں خانہ خراب
آپ اگر چاہیں تو یہ غم بھی گوارا ہوجائے

جہاں خاکی کے تیرہ بختو، تباہ کارو، خطا شعارو
کچھ اس طرح جاؤ آبدیدہ کہ ان کی رحمت کو پیار آئے

نہ ہو گر داغ عشق مصطفےٰ کی چاندنی دل میں
غلامِ باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا

کبھی وہ سحر بھی آتی کہ چراغ بجھتے بجھتے
ترے سنگِ در پہ بنتا مرے غم کا آشیانہ

Marfat.com

مری آہِ نارسا پر رہی طعنہ زن یہ دنیا
مرے درد دل کا عالم نہ سمجھ سکا زمانہ
غم عاشقی میں ارشدؔ یہی زندگی کا حاصل
کبھی آہِ صبح گاہی کبھی گریۂ شبانہ

یہ غمِ عاشقی کوئی معمولی غمِ عاشقی نہیں ہے، بلکہ دین عاشقی کا ایک جزوِلاینفک ہے جو تمام عشقِ دنیوی ومجازی سے عظیم تر ہے۔ لہٰذا فرماتے ہیں:

ترے غم سے زندگی ہے تری یاد بندگی ہے
کہ ہے دینِ عاشقی میں یہ نماز پنج گانہ

اسی خیال کو ایک اور شاعر نے یوں قلم بند کیا ہے:

اشک بہا کر کروں، تیری یہاں جستجو
ہو یہی میری نماز، ہو یہی میرا وضو

ہر نعت گو شاعر کو مدینے کی سرزمین سے جذباتی لگاؤ ہوتا ہے۔ اس لیے بھی کہ یہاں سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس ہے اور اس لیے بھی کہ یہی وہ سرزمین ہے جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دس گیارہ سال کے اندر اسلامی معاشرے کے سارے اصول وضوابط مرتب ہوئے، یعنی اسلام کی روشنی یہیں سے پھوٹی اور سارے جہاں پر چھا گئی۔ لہٰذا علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ اپنے ایک قطعہ میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

مدینے میں دل کا نشاں چھوڑ آئے
فضاؤں میں آہ و فغاں چھوڑ آئے
جدھر سے بھی گزرے جہاں سے بھی گزرے
محبت کی اک داستاں چھوڑ آئے

اسی طرح ایک اور قطعہ میں فرماتے ہیں:

چراغ طیبہ کی روشنی میں جو ایک شب بھی گزار آئے
وہ دل کو روشن بنا کے اٹھے وہ اپنی قسمت سنوار آئے
کچھ ایسی پی ہے شرابِ الفت وہیں کھڑے ہیں خبر نہیں ہے
نہ در ہوا بند مے کدے کا نہ ہوش میں بادہ خوار آئے

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے ذیل کے نعتیہ اشعار ملاحظہ فرمایئے، جن میں گنبد خضرا اور سرزمین طیبہ سے شاعر کے بے پناہ جذباتی لگاؤ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ٹوٹ جائے غم وکلفت کی چٹانوں کا غرور
سبز گنبد سے اگر دل کی صدا ٹکرائے

ان کے روضے پہ بہاروں کی وہ زیبائی ہے
جیسے فردوس پہ فردوس اتر آئی ہے

Marfat.com

علامہ موصوف نے اپنی ایک نعت کے آٹھ اشعار میں

مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

پر گرہ لگائی ہے، لیکن ہر شعر اپنے اندر ایک ''کیفیت جداگانہ'' لیے ہوئے ہے۔ مثلاً ذیل کے دو شعر ملاحظہ فرمائیے:

یہ مانا خلد بھی ہے دل بہلنے کی جگہ لیکن
''مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا''
جو آنا ہے تو خود آئے اجل عمرِ ابد لے کر
''مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا''

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے ''ساقی نامہ'' کے عنوان سے ایک نظم بھی لکھی ہے۔ اردو کے اساتذہ ''ساقی نامہ'' عموماً مثنوی کی شکل میں لکھتے ہیں، لیکن علامہ کی نظم ''ساقی نامہ'' مسدس کی شکل میں ہے۔ یہاں ساقی سے شاعر کی مراد ''ساقی کوثر'' ہے۔ اس طرح یہ نظم نئے انداز کی ایک نعتیہ نظم ہے۔

اسلام میں لفظ ''نور'' ایک ایسی اصطلاح ہے جو مابعد الطبیعی اور روحانی کیفیات سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اپنے اندر معنویت کی ایک وسیع کائنات پوشیدہ رکھتی ہے۔ سورۂ نور کی ایک چھوٹی سی آیت ہے:

﴿ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ﴾

جس کا سیدھا ترجمہ ہوتا ہے ''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے''۔ اس آیت کے الفاظ

Marfat.com

اتنے صاف ستھرے ہیں کہ کسی قسم کی پیچیدگی کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ لیکن مختلف ترجمہ نگاروں نے اسکا مختلف انداز سے ترجمہ کیا ہے۔ بہتوں نے تو اسی طرح ترجمہ کیا ہے جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ لیکن بعض حضرات نے لکھا ہے: ''آسمانوں اور زمین کا نور اللہ سے ہے''۔ بعض دیگر حضرات نے لکھا ہے'' اللہ نور دینے والے ہیں آسمانوں اور زمین کو''۔ اس سلسلے میں میری جستجو جاری رہی ہے کہ ایک جملے کے الگ الگ متضاد ترجمے کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو لوگ دوسری قسم کے ترجمے کو صحیح باور کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ عربی زبان کے قواعد کی رو سے دونوں طرح کا ترجمہ ہو سکتا ہے۔ اس جواز پر اظہار رائے کرنے کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا۔ لیکن کم از کم اتنا تو کہہ سکتا ہوں کہ قرآن حکیم کا اسلوب ہی اس قدر ایجاز و اختصار پر مبنی ہے کہ اس کے چند الفاظ کے اندر کئی جہان معنی آباد ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں جس زبان میں اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے، اس کی اپنی مجبوری بھی ہوتی ہے۔ مثلاً انگریزی میں ''نور'' کے مساوی کوئی لفظ ہے ہی نہیں Marmaduke Pickthall نے مذکورہ آیت کا یوں ترجمہ کیا ہے:

"Allah is the light of the heaven and earth."

لیکن ''نور'' کا ترجمہ'' light'' نہیں ہے، کیونکہ نور کا تعلق روحانیت سے ہے، جو غیر مرئی ہے، جب کہ "light" کا تعلق اسی مادی اور مرئی کائنات سے ہے۔ "light" کا ذکر آتے ہی ذہن فوٹن (Photon) اور برقی مقناطیسی لہر (Electro - Magnatic Waves) کی طرف جاتا ہے۔ لیکن ''نور'' اس قسم کے تصورات سے مبرا ہے۔ ''light'' اور ''نور'' میں سب سے اہم فرق یہ ہے کہ ''light'' ایک ایسی توانائی (Energy) کا نام ہے جو مادہ (Matter) میں تبدیل ہو

Marfat.com

سکتی ہے اور پھر یہ مادہ بھی توانائی میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن "نور" اس روحانی کیفیت کا نام ہے جو کبھی مرئی شکل اختیار نہیں کر سکتی۔ جماعت اہل سنت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ نے اپنے نور سے محمد صلی اللہ علیہ سلم کا نور پیدا کیا اور اس نور سے سارے جہاں کے انوار پیدا کئے گئے۔ تصوف میں نور کی بڑی اہمیت ہے۔ راہ سلوک میں جب مرید اپنے شیخ کی رہنمائی میں مجاہدہ اور تزکیۂ نفس کے بعد عبادت و ریاضت کے ایک مخصوص مرحلے تک پہنچتا ہے، تو اس کے سامنے مختلف رنگوں کے انوار کے دریچے وا ہونے لگتے ہیں اور وہ شخص اپنے شیخ کی مدد سے ان رنگوں کی شناخت کرنے لگتا ہے کہ آخر کون سا "نور" فرشتے کا ہے، کون سا "نور" شیطان کا ہے، کون سا "نور" رسول کا ہے اور کون سا "نور" اللہ کا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ "اللہ کا نور" دیکھنے کی حالت آجائے تو سالک "مجذوب" بن جاتا ہے۔ بہر کیف میدان تصوف میں یہ سب راز و نیاز کی باتیں ہیں، جو شیخ اور مرید کے درمیان محدود رہتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی یہ چیزیں اسمگل (Smuggle) ہو کر ہم جیسے عام آدمیوں کے پاس بھی پہنچ جاتی ہیں۔ غرض کہ ایک مرد عارف کو مشق و مزاولت اور مجاہدہ و مراقبہ کے بعد رسول کے نور کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔ اب آیئے، اس رسول کے نور کے بارے میں ہمارے مختلف بزرگان دین نعت کی شکل میں کیا کہتے ہیں؟ اس پر ایک نظر ڈالیں:

ا۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَاَنْتَ - لَمَّاوُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَ
رْضُ وَضَاءَ تْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقْ

Marfat.com

ترجمہ: اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور افق آپ کے نور سے روشن ہو گیا

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَكُنَّا بِمَرْاٰةَ نَرَىَ النُّوْرَ ۝ وَالْهُدٰى
صَبَاحاً مَسَاء أَ رَاحَ فِيْنَا اَوِاغْتَدٰى

ترجمہ: اور جب ہم ان کو دیکھتے تو نور و ہدایت کو دیکھتے، صبح اور شام جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو (گھر سے) نکلتے۔

۳۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَنْ ذَاتُهٗ بَدْرُ الدُّجٰى
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

ترجمہ: وہ جن کا چہرہ مہر نیم روز ہے اور جن کا رخسار ماہ کامل ہے۔ جن کی ذات نور ہدایت ہے، جن کی ہتھیلی سخاوت کا سمندر۔

۴۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے از شعاعِ روئے تو خورشید تاباں را ضیا
آنی کہ ہستی را شرف بالا تر از عرشِ علا
گرچہ بہ صورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبراں
اما بہ معنی بودۂ سرخیلِ جملہ انبیا

Marfat.com

۵۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سید و سرور محمد نورِ جاں بہتر و مہتر شفیعِ مذنباں
با محمد نورِ عشقِ پاک جفت بہرِ عشقِ پاک را لولاک گفت
گر نہ بودے بہرِ عشقِ پاک را کے وجودے دادمے افلاک را

مندرجہ بالا بزرگانِ دین کے خیالات وجذبات سے متاثر ہو کر حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس چہرۂ پر نور کی وہ بھیک تھی جس نے
مہر و مہ و انجم کو پر انوار بنایا

اور پھر امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نور کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

چونکہ علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بھی ان اکابرین سے متاثر ہیں، اس لیے فرماتے ہیں:

جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائے گا
"مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

Marfat.com

وہ نورِ اول، سراپا رحمت، عطا کے پیکر، خدا کی نعمت
وہ مونس و غم گسار بنکر، دکھی دلوں کے قرار آئے

نورِ اول تو نورِ ذاتِ باری تعالیٰ ہی ہے، لیکن یہاں نورِ اول سے مراد تمام مخلوقات کے اندر سب سے پہلا نور یعنی نورِ محمدی ہے۔

ایک سچا عاشقِ رسول وہ ہے جس کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ جس وقت ''دمِ واپسیں برسرِ راہ'' ہو تو اس وقت نورِ محمدی کا جلوہ پیشِ نظر ہو۔ اگر ایسا نہ ہوا تو کم از کم اس کی تاریک لحد نورِ محمدی سے منور ہو جائے۔ اس پس منظر میں جہاں علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بڑے والہانہ اور از خود رفتگی کے عالم میں کہتے ہیں:

اے خوشا بخت کہ جب موت کی ہچکی آئے
نور والے ترے جلووں کا نظارا ہو جائے

وہیں امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ بڑے لطیف انداز میں ربودگی کی کیفیت سے سرشار ہو کر کہتے ہیں:

لحد میں عشقِ رخِ شہہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی، چراغ لے کے چلے

غالباً اسی خیال سے متاثر ہو کر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے بھی حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی منقبت میں یہ کہا ہے:

قبر بھی منزلِ عشاق نبی ہے یارو
کہ وہیں چہرۂ زیبا کا نظارا ہوگا

Marfat.com

شمعِ عشقِ رخِ شہہ ساتھ گئی ہے جب تو
روز و شب مرقدِ نوری میں اجالا ہوگا

اور جب میں علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے ذیل کے منقبت کے اشعار پڑھتا ہوں (جوانہوں نے غوث الاعظم کے لیے لکھے ہیں) :

مرہم ہو یا کہ نشترِ غم سب ہے خوش گوار
جب تم ہی خود ہو درد کا درماں مرے لیے
داغِ دلِ غریب ہے ہم رنگِ لالہ زار
ہے شامِ آرزو کا چراغاں مرے لیے

تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ ایک اچھے غزل گو شاعر ہو سکتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بال بال بچالیا اور وہ اچھے شاعر ہونے کے بجائے ایک اچھے "ناعت" بن گئے۔

علامہ کے نعتیہ کلام کی وہ خصوصیت جو مجھے سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے، وہ یہ کہ اس میں تصنع زدہ رنگ آمیزی کا شائبہ تک نہیں گزرتا۔ اس میں وہ عشق نہیں جو محض رکھاوے کا ہو، وہ تڑپ نہیں جو دل کی گہرائیوں سے نہ نکلی ہو۔ موصوف کی نعتوں کا سرمایہ کمیت و مقدار کے اعتبار سے بہت کم سہی، لیکن کیفیت واثر آفرینی کے لحاظ سے کئی بھاری بھرکم دیوانوں پر بھاری ہے۔ ان کا اسلوب نہایت صاف ستھرا، عام فہم اور چبھتا ہوا ہے۔ ان کا نعتیہ کلام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک اور صورتِ انور کا محض بیانیہ اظہار نہیں، بلکہ خالص عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ نیز وارداتِ قلبی پر مبنی وجدانی اور انجذابی کیفیت کا ایک ایسا انوکھا نمونہ پیش کرتا ہے جو

Marfat.com

ہمارے ادب میں خال خال ہی نظر آتا ہے۔ آخر ایسا کیوں نہ ہو! زندگی بھر عشقِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرب ودرد واضطراب کی کیفیت کو سینے سے چمٹائے ہوئے نہ جانے وہ کہاں کہاں پھرتے رہے ہیں!

عرب سے بغداد کی زمیں تک، نجف سے اجمیر کی گلی تک
ہزار ناموں سے ان کو ارشدؔ کہاں کہاں ہم پکار آئے

کٹک کرامت علی کرامتؔ
۱۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء

Marfat.com

علامہ ارشد القادری کی نعتیہ شاعری

ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ ایک متبحر عالم دین، مایۂ ناز خطیب، بے مثل مناظر و متکلم، بلند پایہ ناقد، مستند ادیب، دیدہ ور محقق، صاحب طرز انشاء پرداز، دقیق النظر مدبر و منتظم، عدیم المثال مفکر، عظیم دانشور اور باشعور قائد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند خیال اور خوش فکر و خوش گو شاعر بھی تھے۔

مجھے علم نہیں ہے کہ ان کا کوئی شعری مجموعہ زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے یا نہیں، لیکن ان کی چند نعتیں جو اس وقت میرے پیش نظر ہیں، ان کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک قادر الکلام شاعر ہیں...... ان کا دل عشق رسول کی جلوہ گاہ ہے...... وہ سچے عاشق رسول ہیں...... ان کی شاعری کا مرکز و محور سرور کونین کی ذات ستودہ صفات

Marfat.com

ہے......اور جب محبوب کائنات کا جذبۂ عشق و محبت دل کے سوز و گداز کے ساتھ لفظوں کے پیکر میں ڈھلتا ہے، تو نعت کے پر کیف و پر اثر اشعار پڑھنے اور سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری کر دیتے ہیں۔

نعت پاک میں فنی تیور کے ساتھ شرعی نزاکتوں اور قدروں کا برتنا آسان نہیں۔ اس منزل سے سلامتی کے ساتھ وہی گزر سکتا ہے جو فن پر پوری قدرت رکھنے کے ساتھ شرعی اسرار و رموز سے کما حقہ آشنا ہو۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ موصوف میں یہ دونوں وصف بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام افراط و تفریط سے پاک اور فنی اوصاف و محاسن کا آئینہ دار ہے۔ دل کے بے پناہ سوز و گداز کے ساتھ آقا کی بارگاہ بیکس پناہ میں التجا کا یہ حسرت انگیز والہانہ انداز ملاحظہ فرمائیں۔

صبح کا وقت ہے آقا میری جھولی بھر دو
کٹ گئی رات یوں ہی دست طلب پھیلائے

سرور کائنات کے ایک سچے غلام کا یہ پر شکوہ تیور اور پر وقار و پر اعتماد لب و لہجہ ملاحظہ فرمائیں۔

ٹوٹ جائے غم و کلفت کی چٹانوں کا غرور
سبز گنبد سے اگر دل کی صدا ٹکرائے

آقا کے مقدس دیار میں موت کی تمنا ہر مرد مومن کے دل کی تڑپتی ہوئی آرزوؤں کا نقطۂ عروج ہے کہ وہاں پہنچ کر موت کو لبیک کہنا سعادت دارین کی حصولیابی کا معتمد وسیلہ اور

Marfat.com

بیقرار و مضطرب دل کی تسکین کا معتبر ذریعہ ہے۔

علامہ ارشد القادری کس پر سکون و پر اشتیاق لہجہ میں ارشاد فرماتے ہیں؛

آ گئے والی بطحا کی اماں میں ارشدؔ
کہہ دو آنا ہے تو اب پیکِ اجل آ جائے

"دونوں عالم کے سرکار آ جایئے" ایک نعت پاک کی ردیف ہے، جس کا ہر شعر ایک وجدانی کیفیت کا حامل ہے۔ کیف واثر میں ڈوبا ہوا، ایمان واذعان کی جوت سے درخشندہ وتابندہ مطلع میں شوق دیدار کا یہ پر کیف محاکاتی رنگ ملاحظہ ہو؛

بہر دیدار مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

حسرت و یاس اور دردمندانہ التجا کا یہ خیر مقدمی رنگ و آہنگ دیکھئے؛

شام امید کا اب سویرا ہوا سوئے طیبہ نگاہوں کا ڈیرا ہوا
بچھ گئے راہ میں فرش قلب وجگر دونوں عالم کے سرکار آ جایئے

مناظرانہ ومتکلمانہ پس منظر میں فکر واعتقاد کے رخ سے ٹھوکر کھانے والوں کے ریب وشک دور کرنے اور حقیقت مستورہ ظاہر کر کے منکرین کی تردید وتکذیب اور اصلاح فکر ونظر کے لیے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک درخواست، ایک التجا ملاحظہ ہو؛

Marfat.com

جلوہ گر سامنے پیکرِ نور ہو منکروں کا بھی سرکار شک دور ہو
کر کے تبدیل اک دن لباسِ بشر دونوں عالم کے سرکار آ جائیے

بیمارِ عشق کا آخری وقت ہے۔ چراغ زندگی گل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ایسے نازک وقت میں ایک عاشق زارا اپنے محبوب کے رخ زیبا کی زیارت کا تمنائی ہے اور بڑی حسرتوں اور تمناؤں کے ساتھ عرض کر رہا ہے۔

آخری وقت ہے ایک بیمار کا دل دھڑکنے لگا شوقِ دیدار کا
بجھ نہ جائے کہیں یہ چراغِ سحر دونوں عالم کے سرکار آ جائیے

اس شعر کے مصرعہ اولی میں ''دل دھڑکنے لگا شوق دیدار کا'' کا ٹکڑا کتنا بلیغ، کتنا خوبصورت اور کتنا آفریں ہے، اہل ذوق سے مخفی نہیں!

گور غریباں کی شام ہے......لامتناہی سکوت ہے......تنہائی کا عالم ہے......سوال وجواب کا سخت ترین مرحلہ ہے۔ ایسے وحشت انگیز، خطرناک اور ہیبت آگیں ماحول میں قبر کی آغوش میں لیٹا ہوا ایک کفن پوش اپنے محسن وغمگسار، رحمت والے آقا کو حسرت بھرے لہجے میں پکار رہا ہے کہ سرکار تشریف لائیں، کرم فرمائیں اور اپنے چاہنے والے کی وحشت وکلفت کو دور فرمائیں، اس کی مشکل آسان فرمائیں، ابدی راحتوں اور سرمدی نعمتوں سے نوازیں۔ بڑا ہی رقت انگیز اور پر اثر ہے نعت پاک کا مقطع:

شامِ غربت ہے اور شہر خاموش ہے ایک ارشدؔ اکیلا کفن پوش ہے
خوف کی ہے گھڑی وقت ہے پر خطر دونوں عالم کے سرکار آ جائیے

Marfat.com

کسی مصرع پر تضمین آسان نہیں۔ اس میں مشق و ممارست کے ساتھ ساتھ انتہائی غور و فکر اور مصرعۂ ثانی سے گہرا معنوی ربط پیدا کرنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ مصرعۂ اولیٰ مصرعۂ ثانی سے بے ربط اور بے میل نہ ہونے پائے۔ کسی شاعر کے لیے تضمین کا صرف ایک کامیاب شعر کہنا مشکل ہوتا ہے، تضمین کے متعدد کامیاب شعر کہنا تو بہت دور کی بات ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے ''شمع جمال مصطفائی'' کے عنوان سے بائیس تضمین کے اشعار کہے ہیں۔ تضمین کا ہر شعر اپنی جگہ انتہائی موزوں، برمحل، خوبصورت اور قابل تعریف ہے۔ کس کس انداز سے مضمون آفرینی کی ہے اور تضمین کا حق ادا کیا ہے! یہ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مجھ کو شب غم ڈرا رہی ہے اے شمع جمال مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمع جمال مصطفائی
چمکا دے نصیب بد نصیباں اے شمع جمال مصطفائی
تاریک ہے رات غمزدوں کی اے شمع جمال مصطفائی
تاریکئ گور سے بچانا اے شمع جمال مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر اے شمع جمال مصطفائی
تقدیر چمک اٹھے رضاؔ کی اے شمع جمال مصطفائی

Marfat.com

حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے بھی فاضل بریلوی کے تتبع میں اپنی ایک نعت پاک میں تضمین کے متعدد شعر کہے ہیں اور تضمین کا پورا پورا حق ادا فرمایا ہے۔ تضمین کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں اور علامہ کی فکری بالیدگی، تخیل کی پاکیزگی اور قادر الکلامی کی داد دیں۔

جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائے گا
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

بڑی مشکل سے آیا ہے پلٹ کر اپنے مرکز پر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

یہ مانا خلد بھی ہے دل بہلنے کی جگہ لیکن
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

جو آنا ہے تو خود آئے اجل عمر ابد لے کر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

فرازِ عرش سے اب کون اترے فرشِ گیتی پر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

دو عالم کی امیدوں سے کہو مایوس ہو جائیں
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

Marfat.com

اب آیئے تضمین کے اشعار کے علاوہ اس نعت کے چند دوسرے اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

نہ ہو گر داغِ عشقِ مصطفٰے کی چاندنی دل میں
غلامِ باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا

میدان حشر میں جس کے دل میں داغ مصطفٰے کا اجالا ہو گا وہ بہ آسانی ان کے وفادار غلام کی حیثیت سے پہچان لیا جائے گا اور جس کی شناخت اس روشن علامت کے ذریعہ ہو گی، اسے ہر طرح کی آسائشیں، راحتیں اور نعمتیں نصیب ہوں گی...... سرکار کے دامن کرم کا خنک سایہ اسے نصیب ہو گا۔ ایک غلام باوفا کی اس سے بڑھ کر فیروز مندی و خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔

مصرعۂ اولیٰ میں ''دل میں داغ مصطفٰی کی چاندنی کا ہونا'' بڑا پاکیزہ تخیل اور بڑا ہی پیارا، لطیف اور کیفیت سے بھرا ہوا اسلوب بیان ہے۔ چاندنی جو خنک اور خوشگوار کیفیت کی حامل ہوتی ہے، اس بات کا استعارہ ہے کہ داغ مصطفٰی کی سوزش ایک عاشق کے لیے چاندنی کی طرح خنک، خوشگوار اور نشاط آفریں ہوتی ہے۔

حبیبِ کبریا کی عظمتوں سے منحرف ہو کر
یہ دعوائے مسلمانی کبھی مانا نہ جائے گا

بلا شبہ جو عظمت مصطفٰی کا منکر ہو گا، استخفاف شان رسالت کا مرتکب ہو گا، ہزار دعوائے مسلمانی کرے، اس کا ایمان و اسلام قطعاً معتبر نہ ہو گا۔ اعتراف

Marfat.com

عظمت مصطفیٰ تو ایمان کا نشان اور اسلام کی پہچان ہے۔ ایمان و اعتقاد کے باب میں یہ شعر جلی حرفوں میں لکھنے کے لائق ہے۔

میرے سرکار آکر نقش کردو اب کفِ پا کو
دلِ بیمار کا رہ رہ کے گھبرانا نہ جائے گا

کیا تمنا ہے...... کیا آرزو ہے...... کیا پرسوز التجا ہے! سرکار اپنے قدم ناز سے دل بیمار کو مس فرما دیں، دل کی بیماری ختم ہو جائے گی، گھبراہٹ دور ہو جائے گی، دل کو آرام وسکون مل جائے گا۔ حضرت آسی علیہ الرحمہ نے بڑی حسرتوں کے ساتھ فرمایا تھا۔

نہ میرے دل نہ جگر پر نہ دیدۂ تر پر
کرم کریں وہ نشان قدم تو پتھر پر

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے اس شعر میں ''نقش کردو'' کا جملہ استعمال فرما کر بڑی تہہ داری اور معنویت پیدا کردی ہے۔ نقش جہاں ''نشان'' اور ''مہر'' کے معنی میں آتا ہے، وہیں ''تعویذ'' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اور ایک بیمار محبت کے لیے محبوب کے نقش کف پا کا ارتسام، پیغام صحت وسلامتی ہے۔ گویا یہ ایک شفا بخش تعویذ ہے، جس سے مریض محبت کے بیقرار دل کو سکون وقرار میسر ہوتا ہے۔

پہنچ جائے گا ان کا نام لے کر خلد میں ارشدؔ
تہی دامن سہی نازِ غلامانہ نہ جائے گا

Marfat.com

اذعان و یقین کی اس کیفیت پر قربان جایئے...... نبی کا نام لیوا ہے۔...... آقا کے در کا غلام ہے...... دل کو اعتماد کامل ہے کہ اس در کی غلامی کی نسبت خلد بریں کی ضمانت ہے۔ اپنے اعمال کی کم مائیگی کا احساس بھی ہے۔ مگر نازِ غلامانہ حوصلہ بڑھا رہا ہے۔ مچل مچل کر یقین دلا رہا ہے کہ غلامانِ مصطفیٰ ہی کے لیے خلد بریں کی ساری نعمتیں اور بشارتیں ہیں۔ ''نازِ غلامانہ'' کے والہانہ پن کا جواب نہیں، فکر و خیال کی اس رفعت و عظمت اور طرز ادا کی اس جدت و ندرت پر دنیائے شاعری جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔

جس سے تم روٹھو وہ برگشتۂ دنیا ہو جائے
تم جسے چاہو وہ قطرہ ہو تو دریا ہو جائے

یقیناً سرکارِ دو جہاں، محبوب کون و مکاں جس سے روٹھ جائیں، اس کی دنیا تاریک ہو جائے...... زندگی عذاب بن جائے...... اور وہ خود دنیا سے برگشتہ و بیزار ہو جائے۔ اور سرکار جسے نواز دیں، نظرِ لطف و عنایت فرما دیں، اس کی زندگی سنور جائے...... نکھر جائے.......... وہ ایک قطرۂ بے مایہ ہو تو دریا کی وسعت و گہرائی پا جائے.......... ذرہ حقیر ہو تو گردوں صفات بن جائے، رشکِ مہر و ماہ ہو جائے۔

عالمِ شوق میں رکھ دوں تو جبیں پھر نہ اٹھے
ان کی دہلیز پہ ایسا کوئی سجدہ ہو جائے

وارفتگیِ شوق میں بارگاہِ محبوب کی دہلیز پر جبینِ عقیدت و محبت اس طرح خم کر دوں

Marfat.com

کہ جبیں شوق و نیاز پھر کبھی اٹھ نہ سکے......... عاشق اپنے محبوب کے در سے کبھی جدا نہ ہو سکے........ بڑا عاشقانہ و جاں نثارانہ رنگ ہے اس شعر میں!

اسے خوشا وقت کہ جب موت کی ہچکی آئے
نور والے ترے جلوؤں کا نظارا ہو جائے

یہ مرد مومن کے دل کی آخری تمنا ہوتی ہے کہ دم آخر سرکار کے جلوؤں کی زیارت ہو جائے تو ہر مشکل آسان ہو جائے...... اذیت راحت میں بدل جائے........ اے کاش ہر عاشق رسول کی یہ تمنا رنگ قبولیت اختیار کر لے۔

کیوں نہ کونین سے منہ پھیر لے وہ دیوانہ
تیرا غم جس کے مقدر کا ستارہ ہو جائے

حقیقت بھی یہی ہے کہ غم محبوب کی بے بہا دولت جسے میسر ہو جائے...... غم عشق مصطفیٰ جس کی زیست کا سہارا بن جائے، پھر اسے کسی دوسری شئی کی طلب کیا ہو.......... کسی دوسرے سہارے کی ضرورت کیا ہو....... عشق مصطفیٰ کی سرمستی و سرشاری اسے کونین کی ہر شئی سے بے نیاز بنا دیتی ہے۔

دیکھئے ڈوب نہ جائے یہ بیچارہ ارشدؔ
اب تو سرکار مدینے سے اشارہ ہو جائے

ایک ارشدؔ فریاد و استمداد کے انداز میں اپنی ذات کے حوالے سے پوری امت مسلمہ کی ترجمانی کر رہا ہے۔ رنج و غم اور آلام و مصائب کا تلاطم برپا ہے..... قوم مسلم

Marfat.com

کی کشتی بلاخیز موجوں کی زد میں ہے...... ڈوب جانے کا ڈر ہے...... تند و تیز موجوں سے ٹکرانے کی سکت باقی نہیں ، سرکار ایسے نازک وقت میں دستگیری فرمائیں .... امت کی کشتی کی نگہبانی فرمائیں........ اور طوفان بلا کی ہولنا کیوں سے بچا لیں۔ بڑی پر درد صدا اور کربناک التجا ہے۔ بارگاہ بیکس پناہ میں ایمانی ذوق و وجدان اور یقین واذعان گواہی دے رہے ہیں کہ؛

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

اور جب سرکار اپنے امتی کی فریاد سماعت فرمائیں گے تو مصطفیٰ جان رحمت ضرور دست کرم بڑھائیں گے .... داد رسی فرمائیں گے .... امت کے غم کا مداوا فرمائیں گے۔

ان کے روضے پہ بہاروں کی وہ رعنائی ہے
جیسے فردوس پہ فردوس اتر آئی ہے

محبوب کردگار کے روضۂ پاک پر بہاروں کی وہ رعنائی اور زیبائی ہے، جس پر خود بہار خلد بھی قربان اور فریفتہ ہے۔ روضۂ پاک کی اس دل آرا بہشت پر، بہار ہشت خلد بھی نثار ہے۔ اس لیے کہنے دیا جائے کہ'' فردوس پہ فردوس اتر آئی ہے'' سے روضۂ پاک کی بہاروں کی افضلیت و اہمیت بہت زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

پاؤں چھو جائے تو پتھر کا جگر موم کرے
ہاتھ لگ جائے تو شرمندہ مسیحائی ہے

Marfat.com

تلمیحات کے پیرائے میں اختیار نبوت اور اعجاز نبوت کا خوبصورت اظہار ہے۔

جانے کیوں عرش کی قندیل بجھی جاتی ہے
ان کے جلوؤں میں نظر جب سے نہا آئی ہے

تجاہل عارفانہ کا خوبصورت انداز اور جلوۂ مصطفیٰ کی نورانی عظمتوں کا پر کیف اظہار ہے۔

مل گئی ہے سرِ بالیں جو قدم کی آہٹ
روح جاتی ہوئی شرما کے پلٹ آئی ہے

محبوب کے قدموں کی آہٹ مرنے والے عاشق صادق کے لیے زندگی کا پیغام ہوتی ہے...... جینے کی بشارت ہوتی ہے...... محبوب کی زیارت یا اس کی آمد کی خبر تن مردہ میں زندگی کی برقی لہر دوڑا دیتی ہے...... قدم ناز کی مسیحائی سے جاتی ہوئی روح شرما کر پلٹ آتی ہے...... محبوب سے محبت صادق کا یہ جذباتی اور روحانی لگاؤ بڑی کیفیتوں کا حامل ہے۔

سر پہ سر کیوں نہ جھکیں ان کے قدم پر ارشدؔ
اک غلامی ہے تو کونین کی آقائی ہے

سرور کونین کے قدم مبارک پر سر عقیدت خم کر دینا اور آقائے نامدار کا طوق غلامی گلے کی زینت بنا لینا، سب سے بڑی دارائی ہے۔ آقا کا غلام حکم ایزدی سے کائنات پر حکومت کرتا ہے...... پوری دنیا اس کے قدموں پر سر جھکاتی ہے.... قربان ہوتی ہے۔

Marfat.com

جو محبوب کردگار کا باوفا غلام ہوگا، دنیا اس کے زیر نگیں ہوگی...... عظمت مصطفیٰ کو آشکار کرنے والا یہ ایمان افروز شعر حرز جاں بنالینے کے لائق ہے۔ کاش یہ مصرعہ ہر مسلمان کے دل ودماغ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نقش ہو جائے۔

درود شریف کے فیض وبرکات کے سلسلہ میں آیات واحادیث کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے۔ درود شریف پڑھنا پڑھانا تقاضائے محبت بھی اور مقتضائے شریعت بھی۔ ایک عاشق رسول جب عقیدت ومحبت کے ساتھ عالم کیف وسرور میں جھوم جھوم کر درود شریف پڑھتا ہے، تو برکات وتجلیات کی بارش ہوتی ہے...... ایک وجد آفریں سماں پیدا ہوتا ہے۔

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی ایک نعت پاک ''صل علی محمد'' کی ردیف میں ہے۔ ہر شعر عقیدت ومحبت اور کیف ومستی میں ڈوبا ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ماہ مبین وخوش ادا صل علی محمد
پردۂ کن کے مہ لقا صل علی محمد

محبوب کردگار کے حسن وجمال کی رعنائی وزیبائی پر ہدیۂ درود نذر کرنے کا کتنا خوبصورت انداز ہے یہ!

شاخ نہال آرزو پھولے پھلے گی چارسو
دل سے نکلتی ہے صدا صل علی محمد

نخل تمنا ہر چہار جانب تروتازہ ہوگی...... شاداب وثمر آور ہوگی......: جب جب

Marfat.com

بھی دل کی گہرائیوں کے ساتھ "صل علی محمد" کی صدائے جانفزا نکلے گی، شاخ نہال آرزو پھولے پھلے گی......دل کی تمنا بر آئیگی.........ناتمام آرزو پایۂ تکمیل تک پہونچے گی۔

اس کی بلائیں رد ہوئیں اس کے گناہ دھل گئے
جس نے یہ صدق دل پڑھا صل علی محمد

بیشک خلوص و محبت اور صدق نیت کے ساتھ جو درود شریف پڑھے گا، اس کی برکتوں سے اس کی بلائیں اور مصیبتیں دور ہوں گی.......دل و دماغ میں طہارت و پاکیزگی پیدا ہوگی.........حسن عمل کی توفیق ملے گی۔

اتنا جنوں کا شوق ہو تن کو نہ اپنے ہوش ہو
کہتا پھروں میں برملا صل علی محمد

جنون محبت اس درجہ بڑھ جائے کہ میں سب کچھ بھول کر صرف درود پاک کا ہردم ورد کرتا رہوں، اسی وظیفۂ محبت سے دل بیتاب کو تسکین دیتا رہوں، یہی علامہ علیہ الرحمہ اور دوسرے عاشقان رسول کا مقصد حیات ہے........یہی دیوانگی ہے، جس پر ہزار فرزانگی و ہوشمندی قربان ہے۔

جتنے مرض ہیں لا دوا ان کے لیے تو پڑھ سدا
صل علی نبینا صل علی محمد

Marfat.com

بلاشبہ ہر لادوا مرض اور لاعلاج بیماری کا صرف ایک ہی نسخۂ شفا ہے: محبت رسول........اور محبت رسول کا تقاضا ہے کہ اپنے پیارے آقا پر درود و سلام پڑھ کر اس کی کیمیا اثری اور مسیحائی سے اپنی ناقابل علاج بیماریوں کو دفع کیا جائے.......تکلیفوں اور اذیتوں کو دور کیا جائے......اور شفائے جسمانی و روحانی حاصل کی جائے۔

حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی چند نعتوں کا یہ ایک سرسری جائزہ ہے۔ علامہ کی نعتیہ شاعری کی عظمتوں اور فکر و فن کی رفعتوں پر دوسرے ارباب علم و فن اور اساتذۂ شعر و سخن تجزیہ و تبصرہ کا پورا حق ادا کر سکتے ہیں اور ان کے شاعرانہ مقام کا صحیح تعین کر سکتے ہیں۔ اس ناچیز نے تو علامہ علیہ الرحمہ کے نعتیہ اشعار پر تبصرہ، محض حصول برکت و سعادت کے لیے کیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ موصوف کے جذبۂ نعت گوئی کے فیضان سے ہمیں بھی وافر حصہ عطا فرمائے۔

Marfat.com

ارشدِ دین ملت

ایک عدیم المثال قلمکار

حسان الہند بیکل اتساہی

لوگ کہتے ہیں کہ جگنو، سورج نہیں بن سکتا اور ذرہ چاند!
میاں یہ سچ ہے مگر یہ کس نے کہا کہ جگنو سورج ہو گیا اور ذرہ چاند؟
آیئے آپ کو بتاؤں کہ ایک گاؤں کی فضاؤں میں دمکنے والا جگنوں یا گاؤں کی پگڈنڈیوں کا ذرہ چاند کی طرح کیسے چمکا دمکا...... ضلع بلیا اتر پردیش انڈیا کے معمولی مگر علم وعقیدت کے گاؤں سید پورہ میں دمکا......... والدِ محترم حضرت شاہ عبدہ عبداللطیف علیہ الرحمہ کی آغوش میں دمکتا رہا...... پھر دادا علیہ الرحمہ کی بانہوں میں ہگلی، بنگال میں اڑا اور دمکتا رہا۔ طبیعت میں اضطراب کہ میں گگن تک پہونچوں! چین نہیں آیا تو الٰہ آباد، بریلی شریف، ناگپور پھر مبارک پور مصباح العلوم سے اپنی

Marfat.com

پوری آب وتاب سے اٹھا اور سورج چاند کی طرح روشنی بانٹنے لگا۔ یہی ذرہ تمنائے تابش علم دیں کے حصول کیلئے قریہ قریہ پرواز کرتا رہا اور ۱۹۴۴ء میں چاند بنکر ابھرا حیات سنیت، کائنات محبت وعقیدت کو اپنی تابش علمی سے روشن کر دیا۔

یہ رئیس القلم علامہ ارشد القادری ہی تو تھے جو زمین علوم دینیہ کو اپنی ذہانت وذکاوت کی شعاعوں سے کہکشانِ نوری کی طرح چمکاتے رہے۔

علامہ علیہ الرحمہ میں تقریری صلاحیت تو تھی ہی مگر تحریری صلاحیت کا جواب نہیں۔ اپنی نثر نگاری سے مصباحیت کی لویں تیز کر کے قوم وملت کے اعتبار کو روشن کیا، ساتھ ہی نظم نگاری کی طرف جب رخ کیا تو نعت ومنقبت کا خزینہ کھول دیا۔ برجستہ گوئی انکی فطرت میں تھی۔ اپنی شعری کاوشیں اپنے شاگردوں کو عطا کر دیا کرتے۔ ایسے واقعات میرے سامنے گذرے ہیں۔ سفر میں ہوتے یا فیض العلوم، فرصت کے اوقات میں مصرعہ دیتے، خود کہتے اور مجھ سے کہلواتے، مصرعہ ٹکراتے یا خیالات قریب تر ہوتے تو اسے ضائع کر دیا کرتے۔ وہ میرے لفظیات سے خوش تھے اور متاثر بھی مگر خود جب شعر کہتے تو انکے اپنے الفاظ ہوتے۔ انکے شعری اثاثے میں صنعتیں کہیں نہ کہیں اجاگر رہتیں۔ فی البدیہہ شعر کہنا ان کا وطیرہ بن چکا تھا۔ زیادہ گوئی یا زودگوئی میں اکثر مطالعہ کی پرچھائیاں کارگر ہو جاتیں۔

وہ پیکر اخلاص ومحبت تھے۔ کبھی کسی کیطرف سے بغض وکینہ نہ رکھتے۔ اپنے ہمعصروں کی عزت کرتے۔ کبھی کوئی شرعی چوک کسی سے واقع ہوتی تو تنہائی میں مطمئن کر دیتے۔ ملک وبیرون ممالک دینی اداروں کی بنیاد رکھی اور دین کی توسیع واشاعت کے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ انکے دو ایک ساتھی سیاسی تگ ودو میں

Marfat.com

لگ گئے مگر علامہ علیہ الرحمہ ہمیشہ سیاسی قرابت سے دور رہے۔

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کا نعتیہ اور منقبتیہ مجموعہ زیر نظر ہے، جس میں نعت، منقبت اور قطعات شامل ہیں۔ سادگی شگفتگی ہر شعر کا لباس ہے۔ عقیدت ومحبت ان کی روح۔

ان کے شہزادے ڈاکٹر مولانا غلام زرقانی قادری نے موصوف علیہ الرحمہ کے سبھی تحریری اثاثے کو ملت کے سامنے رکھنے کا عزم کیا ہے، جو بین الاقوامی معیار کے مطابق ہوگا۔

میری نیک خواہشات اور قلبی دعائیں انکے ساتھ ہیں۔

بیکل اتساہی

Marfat.com

نعت

یا نبی یاد تری دل سے مرے کیوں جائے
بختِ بیدار مرا جاگ کے کیوں سو جائے

لاکھ عشاقِ مدینہ ہیں الم سے گھائل
تم جو آجاؤ تو پیارے کوئی کیوں گھبرائے

☆ قائد اہل سنت علیہ الرحمہ نے حضرت مولانا سراج الھدی اور حاجی عبدالباری رحمۃ اللہ علیہما کے ہمراہ پہلا حج ۱۳۷۵ھ کیا۔ مولانا سراج الھدی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ قائد اہل سنت نے مدینہ شریف کی حاضری کے وقت اشکبار آنکھوں سے یہ کلام فی البدیہہ مواجہ شریف کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بروایت: مولانا مبین الھدی نوری،
دیکھئے: رئیس القلم نمبر، ص: ۲۶۲، ت: اگست ۲۰۰۲ء

Marfat.com

جب نظر ہی میں نہیں لاتے دوعالم کا جمال
ان کے دیوانوں کو فردوس بھی کیوں بہلائے

صبح کا وقت ہے آقا مری جھولی بھر دو
کٹ گئی رات یونہی دستِ طلب پھیلائے

ٹوٹ جائے غم و کلفت کی چٹانوں کا غرور
سبز گنبد سے اگر دل کی صدا ٹکرائے

آگئے والئ بطحا کی اماں میں ارشدؔ
کہدو آنا ہے تو اب پیکِ اجل آجائے

Marfat.com

نعت

بہرِ دیدارِ مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آجایئے
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

سدرۃ المنتہیٰ عرش و باغِ ارم ہر جگہ پڑ چکے ہیں نشانِ قدم
اب تو اک بار اپنے غلاموں کے گھر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

شامِ امید کا اب سویرا ہوا سوئے طیبہ نگاہوں کا ڈیرا ہوا
بچھ گئے راہ میں فرشِ قلب و نظر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

Marfat.com

سامنے جلوہ گر پیکرِ نور ہو منکروں کا بھی سرکار شک دور ہو
کر کے تبدیل اک دن لباسِ بشر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

دل کا ٹوٹا ہوا آبگینہ لئے جذبۂ اشتیاقِ مدینہ لئے
کتنے گھائل کھڑے ہیں سرِ رہگذر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

میرے گلشن کو اک بار مہکایئے اپنے جلوؤں کی بارش میں نہلایئے
دیدۂ شوق کو کیجئے بہرہ ور دونوں عالم کے سرکار آجایئے

تا ابد اپنی قسمت پہ نازاں رہیں خاک ہو جائیں پھر بھی فروزاں رہیں
دل کی بزمِ تمنا میں اک بار اگر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

Marfat.com

آخری وقت ہے ایک بیمار کا دل مچلنے لگا شوقِ دیدار کا
بجھ نہ جائے کہیں یہ چراغِ سحر دونوں عالم کے سرکار آجائے

شامِ غربت ہے اور شہر خاموش ہے ایک ارشدؔ اکیلا کفن پوش ہے
خوف کی ہے گھڑی وقت ہے پر خطر دونوں عالم کے سرکار آجائے

☆☆
☆

Marfat.com

نعت پاکﷺ

جس سے تم روٹھو وہ برگشتۂ دنیا ہوجائے
تم جسے چاہو وہ قطرہ ہو تو دریا ہوجائے

ان کی دہلیز پہ رکھدوں تو جبیں پھر نہ اٹھے
عالمِ شوق میں ایسا کوئی سجدہ ہوجائے

قہر سے دیکھو تو شاداب چمن جل جائے
مسکرادو تو مری خاک بھی زندہ ہوجائے

Marfat.com

جس پہ تم ڈال دو خوش ہو کے نگاہِ رحمت
اوج پر اس کے مقدر کا ستارا ہو جائے

اے خوشا بخت کہ جب موت کی ہچکی آئے
نور والے ترے جلوؤں کا نظارا ہو جائے

چاہنے والے ہی دنیا میں رہیں خانہ خراب
آپ اگر چاہیں تو یہ غم بھی گوارا ہو جائے

دیکھئے ڈوب ہی جائے نہ بے چارہ ارشدؔ
اب تو سرکار مدینہ سے اشارا ہو جائے

Marfat.com

قطعہ

مدینہ میں دل کا نشاں چھوڑ آئے
فضاؤں میں آہ وفغاں چھوڑ آئے
جدھر سے بھی گزرے جہاں سے بھی گزرے
محبت کی اک داستاں چھوڑ آئے

Marfat.com

نعت حبیب

زمیں تا چرخِ بریں فرشتے ہر اک نفس کو پکار آئے
گناہگارو مناؤ خوشیاں شفیعِ روزِ شمار آئے

وہ نورِ اول سراپا رحمت عطا کے پیکر خدا کی نعمت
وہ مونس و غمگسار بنکر دکھی دلوں کے قرار آئے

چمن نے کی آبرو نچھاور گلوں نے سجدے کئے قدم پر
نقاب اُلٹے گہر لٹاتے وہ جب سوئے لالہ زار آئے

Marfat.com

بشر کی تشہیر کرنے والو نہ اٹھ سکا تم سے بارِ احساں
کہ خاکیوں کی اس انجمن میں وہ عرش کے تاجدار آئے

جہانِ خاکی کے تیرہ بختو تباہکارو خطا شعارو
کچھ اس طرح جاؤ آبدیدہ کہ ان کی رحمت کو پیار آئے

کہیں نہ کھل جائے چشمِ نرگس کہیں نہ برپا ہو حشر کا دن
زمیں پہ تارِ نظر سے چلنا حبیب کا جب دیار آئے

میں اس کی ہر اک ادا پہ ارشدؔ کروں عقیدت سے دل نچھاور
شہہِ مدینہ کے در پہ جاکر جو اپنی ہستی سنوار آئے

عرب سے بغداد کی زمیں تک نجف سے اجمیر کی گلی تک
ہزار ناموں سے ان کو ارشدؔ کہاں کہاں ہم پکار آئے

Marfat.com

نعت

جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائے گا
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

بڑی مشکل سے آیا ہے پلٹ کر اپنے مرکز پر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

یہ مانا خلد بھی ہے دل بہلنے کی جگہ لیکن
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

Marfat.com

نشیمن باندھنا ہے شاخِ طوبیٰ پر مقدر کا
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

جو آنا ہے تو خود آئے اجل عمرِ ابد لے کر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

ٹھکانا مل گیا ہے فاتحِ محشر کے دامن میں
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

فرازِ عرش سے اب کون اترے فرشِ گیتی پر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

دو عالم کی امیدوں سے کہو مایوس ہو جائیں
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

Marfat.com

نہ ہو گر داغِ عشقِ مصطفےٰ کی چاندنی دل میں
غلامِ باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا

حبیبِ کبریا کی عظمتوں سے منحرف ہو کر
یہ دعوائے مسلمانی کبھی مانا نہ جائے گا

مرے سرکار آ کر نقش کردو اب کفِ پا کو
دلِ بیمار کا رہ رہ کے گھبرانا نہ جائے گا

ظہورِ عشق کا موسم کہاں سے لائے گا رضواں
اگر باغِ جناں میں ان کا میخانہ نہ جائے گا

پہنچ جائے گا ان کا نام لے کر خلد میں ارشد
تہی دامن سہی نازِ غلامانہ نہ جائے گا

Marfat.com

ھدیہ عقیدت

ہے جبینِ شوق کا بھی دنیا میں اک ٹھکانہ
رہے حشر تک سلامت ترا سنگِ آستانہ

دو جہاں کی نعمتوں کو جسے چاہے بخشدے تو
تری ملک ہے خدائی ترے بس میں ہے زمانہ

تو ہی چارہ ساز میرا تو ہی غمگسار میرا
کسے جا کے میں سناؤں غم و درد کا فسانہ

Marfat.com

کبھی وہ سحر بھی آتی کہ چراغ بجھتے بجھتے
ترے سنگِ در پہ بنتا مرے غم کا آشیانہ

مری آہِ نارسا پر رہی طعنہ زن یہ دنیا
مرے دردِ دل کا عالم نہ سمجھ سکا زمانہ

ترے غم سے زندگی ہے تری یاد بندگی ہے
کہ ہے دینِ عاشقی میں یہ نمازِ پنجگانہ

غمِ عاشقی میں ارشدؔ یہی زندگی کا حاصل
کبھی آہِ صبح گاہی کبھی گریۂ شبانہ

Marfat.com

قطعہ

روز آئے مدینے سے بادِ صبا ہجر میں دل ہمارا بہلتا رہے
ہر گھڑی تم مجھے یاد آتے رہو عالمِ شوق میں دل مچلتا رہے
وقت آجائے ارشدؔ کا جب آخری رنگ لائے مری نسبتِ قادری
گوشۂ دامنِ پاک ہو ہاتھ میں سامنے تم رہو دم نکلتا رہے

Marfat.com

صلِّ علیٰ محمد

ماہِ مبین و خوش ادا صلِّ علیٰ محمد
پردۂ کن کے مہ لقا صلِّ علیٰ محمد

شاخِ نہالِ آرزو پھولے پھلے گی چار سو
دل سے نکلتی ہے صدا صلِّ علیٰ محمد

اس کی بلائیں رد ہوئیں اس کے گناہ دھل گئے
جس نے یہ صدق دل پڑھا صلِّ علیٰ محمد

اتنا جنوں کا جوش ہو تن کا نہ اپنے ہوش ہو
کہتا پھروں میں برملا صلِّ علیٰ محمد

جتنے مرض ہیں لا دوا ان کے لیے تو پڑھ سدا
صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمد

Marfat.com

منقبت

ہو چشمِ عنایت شہِ جیلاں مرے لئے
ہو چارہ ساز رحمتِ یزداں مرے لئے

آواز دی ہے جب سے انہیں کہکے دستگیر
شامِ الم ہے صبحِ بہاراں مرے لئے

میں ہوں دیارِ غوث میں پھر آج شب گزار
رک جائے کہدو گردشِ دوراں مرے لئے

Marfat.com

مرہم ہو یا کہ نشترِ غم سب ہے خوشگوار
جب تم ہی خود ہو درد کا درماں مرے لئے

داغِ دلِ غریب ہے ہم رنگِ لالہ زار
ہے شامِ آرزو کا چراغاں مرے لئے

شامِ نشاط و صبحِ طرب بہر دیگراں
صد مرحبا کہ ہے غمِ جاناں مرے لئے

اے کاش پوچھیں حشر میں جیلاں کے تاجدار
ارشدؔ کہاں ہے اشک بداماں مرے لئے

Marfat.com

قطعہ

چراغِ طیبہ کی روشنی میں جو ایک شب بھی گزار آئے
وہ دل کو روشن بنا کے اٹھے وہ اپنی قسمت سنوار آئے
کچھ ایسی پی ہے شرابِ الفت وہیں کھڑے ہیں خبر نہیں ہے
نہ در ہوا بند میکدے کا نہ ہوش میں بادہ خوار آئے

Marfat.com

منقبت

ہمیشہ جوش پر بحرِ کرم ہے میرے خواجہ کا
زمانہ بندۂ جود و نعم ہے میرے خواجہ کا

نچھاور ہے متاعِ دو جہاں اس دل کی قیمت پر
کہ نامِ پاک جس دل پر رقم ہے میرے خواجہ کا

منور ہند کا ظلمت کدہ خواجہ کے دم سے ہے
دیارِ ہند ممنونِ کرم ہے میرے خواجہ کا

Marfat.com

نوازش ہے کہ دریا بہہ رہا ہے فیض و رحمت کا
زمانہ پر سدا لطف اتم ہے میرے خواجہ کا

نگوں ہو کر رہا ہر ایک کا پرچم زمانے میں
بلندی پر نصب اب تک ہے پرچم میرے خواجہ کا

ہزاروں پرچم شوکت اڑے اور مٹ گئے آخر
بلندی پر نصب اب تک ہے پرچم میرے خواجہ کا

درِ اقدس کا ہر ذرہ غبارِ طور سینا ہے
دلِ روشن گزر گاہِ حرم ہے میرے خواجہ کا

ہزاروں قافلے عرفان کی منزل پہ جا پہنچے
چراغِ رہگذر نقشِ قدم ہے میرے خواجہ کا

Marfat.com

سلاطینِ جہاں بھی سنگ در کی خاک ملتے ہیں
تعالی اللہ وہ جاہ و حشم ہے میرے خواجہ کا

کہاں سے آ رہی ہے حشر میں آواز ارشدؔ کی
گنہگارو چلو باغِ ارم ہے میرے خواجہ کا

☆☆☆
☆☆
☆

Marfat.com

قطعہ

علامت عشق کی آخر کو ظاہر ہو کے رہتی ہے
جبیں سے رنگ سے پژمردگی سے چشم گریاں سے
کرم کی رحم کی امداد کی ہے آس ارشدؔ کو
خدا سے مصطفٰے سے غوث سے احمد رضا خاں سے

Marfat.com

نعت

ان کے روضے پہ بہاروں کی وہ زیبائی ہے
جیسے فردوس پہ فردوس اتر آئی ہے

پاؤں چھو جائے تو پتھر کا جگر موم کرے
ہاتھ لگ جائے تو شرمندہ مسیحائی ہے

جانے کیوں عرش کی قندیل بجھی جاتی ہے
ان کے جلووں میں نظر جب سے نہا آئی ہے

Marfat.com

مل گئی ہے سرِ بالیں جو قدم کی آہٹ
روح جاتی ہوئی شرما کے پلٹ آئی ہے

سر پہ سر کیوں نہ جھکیں ان کے قدم پہ ارشدؔ
اک غلامی ہے تو کونین کی آقائی ہے

Marfat.com

مدیح نبوی

تم نقشِ تمنائے قلمدان رضا ہو
برکات کا سورج ہو بریلی کی ضیاء ہو

جب خالقِ کونین ہی خود مدح سرا ہو
"نعتِ شہ کونین کا حق کس سے ادا ہو"

☆ ۲ر ستمبر ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۹ر جمادی الاولی ۱۴۱۷ ہجری میں بنارس کی سرزمین پر ایک طرحی مشاعرہ قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں ہوا تھا۔ مصرعہ طرح تھا "نعت شہ کونین کا حق کس سے ادا ہو"۔ آپ نے بھی چند اشعار کہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ مرتب

Marfat.com

ہر آن پہ ہو جب کہ مدارج میں ترقی
"نعتِ شہ کونین کا حق کس سے ادا ہو"

جبرئیل بھی بے مثلی پہ جب مہر لگائیں
"نعتِ شہ کونین کو حق کس سے ادا ہو"

فردوس میں جب جب بھی ہوئی نعت کی محفل
آقا نے کہا اہل بریلی کا بھلا ہو

کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
بن مانگے جو ہر آن میں مصروف عطا ہو

اک آن میں ارشدؔ کی بھی تقدیر سنور جائے
گر دستِ کرم ان کا مری سمت اٹھا ہو

Marfat.com

شبیر کو رکھ لو دل میں

تیرے قدموں میں شجاعت نے قسم کھائی ہے
یاد آئے گی تری یاد کی ہر محفل میں
عزم وہمت کے مریضوں سے یہ کہدے کوئی
جان آجائے گی شبیر کو رکھ لو دل میں

Marfat.com

ساقی نامہ

اپنے مستوں کی بھی کچھ تجھکو خبر ہے ساقی
مجلسِ کیف تری زیروزبر ہے ساقی
اب نہ وہ دن ہیں نہ وہ شام وسحر ہے ساقی
بند میخانہ فیضانِ نظر ہے ساقی

بات مت پوچھ غمِ عشق کے افسانوں کی
خاک چہروں پہ اڑا کرتی ہے ویرانوں کی

اب تو جنت بھی ہے سرکار کی قربت بھی ہے
ترے مولا کی ترے حال پہ رحمت بھی ہے
زیبِ سرتاجِ شہہِ ملکِ ولایت بھی ہے
ہاتھ میں عالمِ جاوید کی دولت بھی ہے

Marfat.com

جب سبھی کچھ ہے تو خیرات لٹا دے ساقی
چشمِ مخمور سے پھر جام پلا دے ساقی

ترے دربار میں پھر شور ہے میخواروں کا　　حوصلہ تشنہ نہ رہ جائے وفاداروں کا
آکے اب حال ذرا دیکھ لے بیماروں کا　　واسطہ دیتے ہیں ساقی ترے سرکاروں کا

بہرِ تسکین یہ تکلیف گوارا ہو جائے
آج تربت سے نکل آ کہ نظارا ہو جائے
اک نظر ڈال کے دنیا تہہ و بالا کر دے
بزمِ دل نورِ تجلی سے اجالا کر دے

☆ نوٹ: یہ نامکمل ہے

Marfat.com

شادابیٔ امت

آبگینوں میں شہیدوں کا لہو بھرتے ہیں
صبح سے آج فلک والوں میں بیتابی ہے
ہو نہ ہو اس عرقِ روحِ عمل سے مقصود
شجرِ امت مرحوم کی شادابی ہے

Marfat.com

منقبت

ہاتھ پکڑا ہے تو تا حشر نبھانا یا غوث
اب کسی حال میں دامن نہ چھڑانا یا غوث

اپنے ہی کوچے میں سر شارِ تمنا رکھنا
اپنے محتاج کو در در نہ پھرانا یا غوث

دل سے اترے نہ کبھی تیرے تصور کا خمار
ایسا اک جام حضوری کا پلانا یا غوث

Marfat.com

تیرے نانا کی سخاوت کی قسم ہے تجھ کو
اپنے در سے ہمیں خالی نہ پھرانا یا غوث

دوست خوش ہوں مرے دشمن کو پشیمانی ہو
کام بگڑے ہوئے اس طرح بنانا یا غوث

آستیں اپنی بڑھانا مری پلکوں کی طرف
اپنے غم میں ہمیں جب جب بھی رلانا یا غوث

کبھی آنکھوں میں کبھی خانۂ دل میں رہنا
روح بنکر مری رگ رگ میں سمانا یا غوث

نسبتِ حلقہ بگوشی کا بھرم رکھ لینا
بہرِ امداد مری قبر میں آنا یا غوث

Marfat.com

آبگینہ میری امید کا ٹوٹے نہ حضور
دردِ حسرت سے مرے دل کو بچانا یاغوث

تیرے جلوؤں سے ہیں کتنے ہی شبستاں روشن
میرے دل میں بھی کوئی شمع جلانا یاغوث

کسی منجدھار سے ارشدؔ کی صدا آتی ہے
میری کشتی کو تم ہی پار لگانا یا غوث

Marfat.com

منقبت

بخدمت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

پیار سے تم کو فرشتوں نے جگایا ہوگا
اور جنت کی بہاروں میں سلایا ہوگا

تیری ٹھوکر میں جو آیا اسے ٹھوکر نہ لگی
کیا گرے گا وہ جسے تو نے سنبھالا ہوگا

. قبست حضور مفتی اعظم علامہ مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمہ کے چہلم کے موقع پر لکھی گئی۔ مرتب

Marfat.com

قبر بھی منزلِ عشاق نبی ہے یارو
کہ وہیں چہرۂ زیبا کا نظارا ہوگا

شمعِ عشقِ رخِ شہ ساتھ گئی ہے جب تو
روز و شب مرقدِ نوری میں اجالا ہوگا

کہہ کہ لبیک یہ دنیا جو سمٹ آئی ہے
آپ نے مرقدِ انور سے پکارا ہوگا

اپنی دنیا میں جو محبوب سے تنہا نہ رہا
منزلِ قبر میں کیونکر وہ اکیلا ہوگا

Marfat.com

آستانے سے چلے جائیں تہی دامن ہم
ان کی غیرت کو بھلا کیسے گوارا ہوگا

مصطفےٰ کی جو رضا بن کے گیا ہے ارشدؔ
اس کے اعزاز میں کیا جانیئے کیا کیا ہوگا

Marfat.com

کوئی قیمت بھی لگائے تو لگائے کیونکر

خون ہے یہ شہہِ لولاک کے شہزادوں کا
کوئی قیمت بھی لگائے تو لگائے کیونکر
عفوِ امت پہ صلح کرنے کو آمادہ ہے
سیدہ آپ کا ممنون ہے سارا محشر

Marfat.com

منقبت

بحضور شیخ تیغ علی علیہ الرحمہ

اس پہ کھل جائے ابھی تیغ علی کا جوہر
چشمِ ساقی کی اگر کوئی نظر پہچانے

وحشتِ شوق کو کہہ دو ابھی آواز نہ دے
اپنے سرکار کی سرکار میں ہیں دیوانے

اب بدلنے کا نہیں کیف وجنوں کا موسم
درِ مرشد پہ کھلے ہیں ابدی میخانے

Marfat.com

ایک تاریخی شعر

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

☆ صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی علیہ الرحمہ سفر حج کی نیت سے اپنے دولت خانہ سے نکل چکے تھے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق یہ مقدس قافلہ ممبئی پہنچا تاکہ وہاں سے سمندری جہاز کے ذریعہ حرمین شریفین تک رسائی ممکن ہو۔ اس مقدس سفر پر جانے والے عشاقان مدینہ کو الوداع کہنے کے لیے حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بھی ممبئی میں موجود تھے۔

ساری تیاری مکمل تھی کہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی حالت بگڑنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی روح پرواز کر گئی۔ قائد اہل سنت علیہ الرحمہ نے اسی تاریخی موقع پر فی البدیہہ یہ شعر کہا تھا۔ مرتب

Marfat.com

تاریخی نظم کا ایک شعر

ان موتیوں کی تابشیں دنیا کو ہیں محیط
سی پی میں گرچہ ان کو نہاں دیکھتا ہوں میں

☆ ناگپور میں حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ کے ہاتھوں حافظ عبدالرؤف بلیاوی سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی جماعت کو دستار فضیلت سے نوازا گیا تھا۔ ایسے پر بہار موقع پر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے ایک شاندار نظم پڑھی تھی، جس کا صرف یہی شعر میسر آسکا ہے۔ اس شعر میں دراصل ایہام ہے۔ اسے خود علامہ نے بیان فرمایا کہ ناگپور ان دنوں سینٹرل پرونس میں آتا تھا۔ علامہ نے انگریزی کے دونوں لفظوں کا ابتدائی حرف لے لیا جس سے وہ ''سی پی'' ہو گیا، مگر سامع ''موتی'' کی مناسبت سے ''سی پی'' سے سمندری کیڑا گمان کرے گا جس میں موتی ہوتا ہے۔ (بروایت علامہ محمد قمر الحسن قمر بستوی)

Marfat.com

سہراء شادی

موسمِ گل ہے بہاروں کی نگہبانی ہے
میرے گھر قافلۂ عیش کی مہمانی ہے
مستی وکیف میں ہنگامِ غزل خوانی ہے
جس طرف دیکھئے جلوؤں کی فراوانی ہے

باغِ فردوس سے بارات اتر آئی ہے
چاندنی بامِ شریعت پہ نکھر آئی ہے

☆ استاذ العلماء علامہ عبد الرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے جناب شبیر احمد انجینئر کی شادی جناب عباس صاحب کی صاحبزادی سے انجام پذیر ہوئی۔ شادی کی تقریب کلکتہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس موقع پر قائد اہل سنت نے یہ اشعار کہے۔ مرتب

Marfat.com

آج بن آئی ہے اسلام کے معماروں کی
رحمتیں پھوٹ پڑی ہیں مرے سرکاروں کی
کوئی توقیر تو دیکھے ذرا دستاروں کی
کتنی پیاری ہے خوشی اپنے فداکاروں کی

آ گئی بادِ صبا خلوتِ زیبا لے کر
باغِ طیبہ سے مہکتا ہوا سہرا لے کر

حافظِ ملت بیضاء کی نظر کا تارا
یعنی محبوب ومحبّ دونوں کے دل کا پیارا

باپ مشرق کا تو فرزند ہے مغرب کا امام
دونوں ملجائیں تو قبضہ میں ہو عالم کا نظام

گلِ عباس کی خوشبو سے معطر دامن
اور شبیر کے چہرے پہ مہکتا گلشن

Marfat.com

وادیٔ شوق میں قاسم سا جواں سال بھی ہے
خود وہ تنہا نہیں عباس کا اقبال بھی ہے

ایک حجن جسے کہتے ہیں دلہن کی دادی
ان کے ارمان کا آئینہ ہے ساری شادی

کتنے مسرور ہیں حامد کی اداؤں کے امیں
مصطفیٰ کی نگہِ لطف سے سب کو تسکیں

کوئی حافظ ہو کہ قاری ہو بہم ہیں دونوں
ابروئے جلوۂ قرآن کے خم ہیں دونوں

ایک پیغامِ خوشی دونوں کے گھر آیا ہے
نقشِ اخلاص کا چہروں پہ ابھر آیا ہے

Marfat.com

جس کی آغوش میں پلتے ہیں نبی کے وارث
جس کے دربار میں بکتے ہیں نبی کے وارث

رشتۂ عقد کا اتمام کیا ہے اس نے
کام دونوں کا خوش انجام کیا ہے اس نے

Marfat.com

شریعت و طریقت

زلف و زنجیر

شرعی حیثیت

تجلیاتِ رضا

بزبانِ حکایت

شخصیات